سوال

(349)غائبانہ نمازجنازہ کے بارے میں حکم

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا نمازجنازہ غائبانہ مطلقاً جائز ہے یا اس کے لیے مخصوص شرائط ہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اہل علم کے اقوال میں سے راجح قول یہ ہے کہ نمازجنازہ غائبانہ مشروع نہیں ہے الا یہ کہ اس کی نمازجنازہ پڑھی ہی نہ گئی ہو، جیسے کوئی شخص کسی کافر ملک میں مرجائے اوراس کا کسی نے جنازہ نہ پڑھا ہو یا جیسے کوئی کسی سمندر یا دریا یا کسی وادی میں غرق ہوگیا ہو اوراس کی لاش نہ ملی ہو تو اس کا غائبانہ جنازہ پڑھنا واجب ہے۔ اور جس کی نمازجنازہ پڑھی گئی ہو تو صحیح بات یہ ہے کہ اس کا غائبانہ جنازہ پڑھنا مشروع نہیں ہے کیونکہ نجاشی کے واقعے کے سوا سنت سے دوسرا کوئی واقعہ ثابت نہیں ہے اور نجاشی کا اس کے اپنے ملک میں جنازہ نہیں پڑھا گیا تھا، اس لیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ میں اس کا جنازہ پڑھایا تھا۔ اس کے علاوہ آپ نے کسی اور کا جنازہ غائبانہ نہیں پڑھایا، حالانکہ آپ کے عہد میں بڑے بڑے لوگوں اور بہت عظیم شخصیتوں کا انتقال ہوا تھا۔ بعض اہل علم نے یہ کہا ہے کہ جس کے مال، عمل یا علم سے دین کو فائدہ پہنچا ہو تو اس کا جنازہ غائبانہ پڑھا جائے گا اور جو شخص ایسا نہ ہو تو اس کا غائبانہ جنازہ نہیں پڑھا جائے گا اور بعض اہل علم نے یہ کہا ہے کہ نمازجنازہ غائبانہ مطلقاً جائز ہے لیکن یہ سب سے ضعیف قول ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ ارکان اسلام

عقائد کے مسائل: صفحہ339

محدث فتویٰ